

2/3, 2, 1

صنایع ملک و مکار فضیلت خلاصہ و زمانی

شہزاد میرزا جہان اہل سنت جماعت نے ایک مستقام مال و مالک اور ملک

خدمت میں جناب سلطان العلماء مجدد العصر الزمان میرزا جہان
باصواب و اسکا اذن جناب نے زیب قلم ہدایت رقمہ ۱۰۱۰
چاپخیزہ مطبوعہ مہر مطبوعہ خاص و عام ہوا اوسے پڑھانے کی



اور مستقام شاعر شیرین کلام صاحب الامام علیہ السلام رشک مدبر
جناب گلشن العبد مرزا علی صاحب قلم نے نفیاً و اثباتاً
فرمایا کہ یہ کہ مثنوی اور شاعر کیا دیکھ کر مجھ کو ملو جو مجھے یاد دلا

حکیم شاعر ہندوستان علی صاحب القلم کا نام ہے کہ وہ یہ کلام حضرت مولانا

دریں کتاب میں ہے کہ میرزا جہان نے یہ کلام لکھا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلے بسم اللہ ہے اور اسے سجود	اسے قلم سرچہ کیا براے سجود
ابجد معرفت ہے حمد خدا	دین کی منفعت ہے حمد خدا
رب ذوالجلال و ذوالجلال ہو	موجود ممکن و محال ہے وہ
شاہد شاہدان قدرت ہے	مند آراے بزم و حدت ہے
وہ منتر ہے وہ مثر ہے	نہ عرض ہے نہ جو ہر ادسکاری

نعت برگزیدہ خدا محمد مصطفیٰ الف الف تحیثہ والثناء

بعد تشرین صدر محفل حمد	چاہیے نعت میں منزل حمد
عابد حمد رب امجد ہیں	کبھی احمد کبھی محمد ہیں
حکمران مہ سے تابہ ماہی ہیں	مصدر رحمت ابی ہیں
سکے بعد آئے برنخت آئے	دیر آئے مگر دست آئے

گو کہ ظاہر میں آئی آئے ہیں	اگر اللہ کے پڑ پائے ہیں
منقبت امام حنفی و جلی حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام	

ہیں محمد اگر بنے اللہ	تو ہیں حضرت علی ولی اللہ
کیا معالی خطاب ہیں حیدر	بوا الحسن بو تراب ہیں حیدر
جرات ایسی کہ لافقی ہے گواہ	ہمت ایسی کہ ہل آتی ہر گواہ
خسر و تاج قل کفا ہیں علی	شاہدِ جہدہ رائے ہیں علی
شیخِ بزمِ رسولِ دین ہیں علی	کہ ولیعہد و جانشین ہیں علی
پاکی نبتِ رسولِ سی بی بی	حق نے بخشی بتولِ سی بی بی
دو نو فرزند اُس مکرم کے	گوشتوارے ہیں عرشِ اعظم کے
سیرِ پوشون کے تاجدار حسن	چمنِ دین کی ہیں بہار حسن
شہِ گلگون قبا امامِ حسین	رہنما مقتدا امامِ حسین
بیکم و کاست پاک امجد ہیں	سب محمد سے تائید ہیں

مدح و نائے مجتہدین و مفتی شرع متین حضرت
سلطان العلماء دام برکاتہ

مجتہد شارعِ بشریت ہیں	ہادی جادہ طریقت ہیں
-----------------------	---------------------

روحِ خالقِ خدا و جانِ جهان	یہ ہیں سلطانِ عالمانِ جان
خاصہ خالقِ العباد ہیں یہ	دورۃ الساجِ اجتہاد ہیں یہ
جانشین ہیں بنی و حیدر کے	قطبِ اعظم ہیں نہتِ کشور کے
ہے مزین در و وحید سے	نام ملتا ہوا محمد سے

ساقی نامہ

ساقی سرنگون پیالے کر	خمرِ سبوغیر کے حوائے کر
وقتِ شرکِ خراب آیا ہے	دورۃ انقلاب آیا ہے
نہ وہ محفل نہ کارخانہ ہے	یہی تو بہ کا اب زمانہ ہے
دارالاسلام کی پناہ ہوا	میکدہ دین کا تباہ ہوا
دُرُکش برِ خلافت در آئے	غیر لوگ انجمن میں بھڑائے
ہوئی آباد انجمن برباد	کہ خزان نے کیا چمن برباد
وہ زمانہ گیا یہ اور آیا	مختب کی طرف کو دور آیا
چل رہی ہے ہوا بلا خیر آہ	مشگلی صحبتِ دلاویر آہ

سببِ تالیف

یہ زمانہ عجیب زمانہ ہے	اور لوگ ابدِ کارخانہ ہے
------------------------	-------------------------

نکتہ چینیوں میں سب کو بن آئی
اگلی پچھلی خیال کر بیٹھے
چھیڑ علامہ زمان سے کی
اس فصاحت نے سکومات کیا
سیکڑوں اٹھین بیانیں ہن
لکھی استفتے دو سوال کیئے
پہلے قرآن کی کمی پوچھی
قبلہ و کعبہ ہن خزانہ علم
بحث میں سر بلند رہتے ہن
جو ہر دین حق بیانیں ہے
چٹکے کانٹوں نے پھول ڈھیر کیئے
چٹکے مطلب کی بات لے نکلے
جو لکھے فقرے انتخاب لکھے
بات کی پیچ میں زک اٹھائی ہو
یہ سوال و جواب تھے مطبوع

انگریزی ہوئی تو بن آئی
بے طرح قیل و قال کر بیٹھے
بخت سلطان عالمائے کی
خوب خون محاورات کیا
ایسر پھیرا نکمہ نیروز بائین ہین
کچھ نہ انجام کے خیال کیئے
بعد حلت متاع کی پوچھی
ہر زمانہ مین ہین دماۓ علم
کین کا مل بھی بندر تہرین
کاٹ تلوار کا زبائین ہے
اُن سوالوں کے ایسر پھریئے
ایسر پھیرا ایسر پھیرے نچلتے
خوب دند ان شکن جواب لکھے
کیا ہی نہ چڑکے نہ کی کھائی ہی
آخر کار ہو گئے مطبوع

شاعر -
 خدا علیست ای حکام
 کرد و نمودن
 است به کج
 نمی شناسد
 و این است
 نوشتن شد
 لفظ شاعر
 وزن اشعار حضرت
 واقع است بر
 وزن غزل

انگوٹھوں کے مین نے نظم کیا کس قدر جلد اے بہار لکھی مجھ کو بھی نازا پہ کیا کیا ہے آتش افروز زبان ہر کام اسکا نکتہ بنوئے اجماع یہ ہے قبح اسمین کوئی اگر پائین اب بیان سوال اول ہے	شکر کو پا کے مین نے نظم کیا شعوی مین نے یادگار لکھی یہ مرد ف ہے یہ تفتی ہے نام ہے شعلہ کلام اسکا آرزو یہ ہے مدعا یہ ہے عیب پوشی کو کام فرامین کچھ ہر محل تو کچھ مٹول ہے
---	---

سوال اول در باب نقصان قرآن از طرف حضرت علمائے سنت جماعت

شیعو کا حسن اعتقاد ہے کیا جس نے ہر جا رواج پایا ہے یہ عطاے خداے اعدل ہے عین ایمان تمسک کے تھے سید پاک نے وصیت کی یہی مصحف ہے اکبر تعلین	باب قرآن مین اعتماد ہو کیا بیکم و کاست یہ ہی آیا ہے راج الوقت ہے منہرل ہے حکم حضرت بنی نے بخشے تھے شہ لولاک نے وصیت کی یہی قرآن ہے منظر تعلین
--	--

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

جمع لکھ لکھ کے مرتضیٰ نے کیا
 خسر کے حکم دینگے جبالا مٹ
 اسکا ذکر آئے گا ناز و نین
 حکم برحق ایسے کے راج ہیں
 یہی تنزیل رب اکبر ہے
 یہی حق کی طرف سے نازل ہو
 یہی تقدیم سے مبرا ہے
 یہی ہے جمیع اشتباہ نہیں
 رب ذوالجود و العطاء کا
 اسمین پایا و آئے لکتاب
 یا وہ قرآن ہر اور یہ ہر اور
 نور قدرت سے منجلی ہر یہی
 اور اگر کیئے معاوہ قرآن او
 اسمین تھیں کتنی آیتیں نکل
 اور درج اسمین تہا یا مذکور

حفظا مان باخدا نے کیا
 عمل اسپر کرینگے صاحب الامر
 یہ پڑھا جائیگا نماز دن میں
 اب اسی پر عمل مروج ہیں
 یہی قرآن پاک و اطہر ہے
 جو خلاف اسکے ہے وہ باطل ہے
 دخل تحریف اسمین بجا ہے
 کہیں بیشی کمی کو راہ نہیں
 اسکی تعریف میں خدا نے کہا
 آیہ آیا واسطہ لکتاب
 اسکے تجھے اور طور یہ ہے اور
 کیئے ویسا اگر وہی ہے یہی
 اسکی شان اور اسکی ہر شان اور
 یہی کامل ہے یا وہ تھا کامل
 یہی ہے یا کہ اور تھا مذکور

میں
 قرآن مجید
 میں
 قرآن مجید
 میں
 قرآن مجید

اے مانند وہ نہ تھا یا ہوتا
 کوئی دنیا میں حافظ اُسکا ہے
 اور اگر ہے تو اب کہاں ہے وہ
 ہر وہ غائب تو کب سے غائب ہو
 رائج الوقت کیونکر آیا ہے
 اصل میں تھے مولف اُسکو کون
 دشمن دین تھے یا موافق تھے
 تھے وہ مومن تو مومن ایسے نہیں
 آپ اس مر کے مرید ہوں وہ
 ایک اسی کو کہیں منزل ہے
 اور اگر لوگ وہ منافق تھے
 اُنکے اقوال پر عمل کرنا
 طاعت بے نماز میں پڑھنا
 علم شرع میں جدا کرنا
 خود پسندی ہے یا ہر خود بینی

ابیر پھر اس میں اُس میں کثرت
 نقل اُسکی کہیں نہیں یا ہے
 کیسے ظاہر ہے یا نشان ہے وہ
 کیا ہوا کس سبب سے غائب ہے
 کس سبب سے رواج پایا ہے
 شیعوں کے اعتقاد میں تھے کون
 سب وہ مومن تھے یا منافق تھے
 قول فعل اسطر کے اُنکے نہیں
 بانی مصحفِ حدید ہوں وہ
 سب مصاحف سے ہی افضل ہے
 مومنوں سے وہ کب موافق تھے
 پیروی اُن کی بر محل کرنا
 روز اُسکو نماز میں پڑھنا
 اسی احکام دین جدا کرنا
 ہیں یہ دیندار یا نہ کہ بدینی

<p>اول ہے جو نذرہ مطالب حق ملتس بہون امید وار بہونین کتب منبر سے لکئے جواب</p>	<p>چونکہ سائل ہے محض طالب حق محو تحقیق بے شمار بہون نین جلد اسکا اُدھر سے لکئے جواب</p>
<p>جواب باصواب اوشیعیان اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام</p>	
<p>بسم التدا الرحمن الرحیم</p>	
<p>بر زبان ہے مال قرآن کا فی زمانہ جو یہ مروج ہے اسکو ثانی نے جمع کروایا عہد اول میں جو ہوا تہ جمع سب وہ عثمان نے جلا ڈالے خاک میں سب طائی خاکستر زید سے ہی روایت مشکوٰۃ زید کے قول کا خلاصہ ہے اس لڑائی میں اوطور ہو</p>	<p>لوسنہم سے حال قرآن کا متداول ہے اور رائج ہے بہر حفظ اپنے آگے دہرایا جو ابو بکر نے کیا تھا جمع آگ میں مصحف خدا ڈالے کہیں رہنے نہ پائی خاکستر ہے چنانچہ حکایت مشکوٰۃ دعوے بادلیل خاصہ ہے بعد جنگ یمامہ جو رہوے</p>

حضرت ابو بکر
 صدیق اکبر
 رضی اللہ عنہ

ملنے خاک میں سدا فوس
 مجھ کو بوبکر نے بلا کے کس
 جمع قرآن کریم کی تاکید
 آخرا مرما کے جمع کیا
 سورہ توبہ کا اخیر نہ ہفت
 آخر اس حق شناس سے پایا
 ابن ثابت سے جسکی صحت ہے
 سورہ توبہ کی جو تھی تکمیل
 اور جو کچھ سب کیا میں نے
 آیہ آیہ طلب کیا مجھ سے
 بیکم و کاست تھا انہیں کو پاس
 بعد انکے ہوا نصیب عمر
 پھر وہ بنت عمر کے پاس رہا
 اور انس جو کہ ابن مالک ہیں
 عہد مالک جب کے بعد آیا

ہماری اکثر ہوے شہدا فوس
 انسین مرضی عمر کی پا کے کہا
 مجھ پہ دو نو نے کی بڑی تاکید
 جا بجائے منگا کے جمع کیا
 کہیں ظاہر وہ ستیر نہ تھا
 بوخرمہ کے پاس سے پایا
 ولقد جار کم کی آیت ہے
 میں نے کو شش اسکی تکمیل
 مصحفون میں رقم کیا میں
 سب ابو بکر نے لیا مجھ سے
 زندگی بھر رہا انہیں کو پاس
 عمر بھر وہ رہا قریب عمر
 حفصہ ذی نہر کے پاس رہا
 اس روایت کو وہ ہی مالک ہیں
 جمع عثمان نے بھی کروایا

پھر صفحہ حفصہ کی منگائی بھی
 لفظ باللفظ سے اُتر داکر
 اُسکی ترتیب سے جو دست پائی
 بعد تالیف اسے کیا واپس
 اپنے قرآن کا ہر اک نسخہ
 جا بجا بھیجا یہ حکم دیا
 کہ کسی نامصحفہ میں جو ہو
 آگ میں وہ لکھا ہو ڈالیں
 دہلوی ہیں جو شیخ عبد الحق
 نذر حفصہ صفحہ وہ پائی گئی
 اور مشہور یہ روایت ہے
 ابن مسعود کو ہوا انکار
 اُن کی عثمان نے حقاقت کی
 تیجھے اصحاب کی نہ عزت کچھ
 طول تقریر کی نہیں جا ہے

اسی اقرار سے شکا یہی علم
 بھیج دیا مین نقل کر فاکر
 جمع کروانے سے فراغت پائی
 صفحہ حفصہ کر دیا واپس
 دوستوں کو دیا ہر اک نسخہ
 بس ادھر اور ادھر حکم دیا
 دفتر علم دین پنہ میں جو ہو
 جو سوا اسکے ہو جلا ڈالیں
 لکھتے ہیں اہل حق وہ بالکل حق
 بعد واپس وہ سب جلائی گئی
 اہل تحقیق کو صداقت می
 ندیا وہ صفحہ کیا انکار
 ضرب و تادیب اور بدعت کی
 نہ کیا پاس قد و حرمت کچھ
 یہی اس باب میں خلاصہ

ان خلافتِ نبیہ کی دلسوزی
 نام روشن کیا دامنِ مین
 سب سے مشہور یہ دیا وہ ہے
 علما ہی سب اہل سنت کے
 اسمین تکرار کر نہیں سکتے
 اور یہ باعث اس سند کا ہے
 مختصر ہے یہ طول کی تحریر
 بہر تعلیم تھی یہ ناچسائی
 ورق کا کوئی اگر پردہ
 موجب نقصِ قدر و حرمت ہو
 واہ مصحف کے تو جلانے میں
 اور اڑا کر ادھر ادھر گرنا
 وہ جو مشہور تھے کمالِ لیدن
 شہرِ اتقان ہے تہاڑی کتب
 صاحبِ ذیبتِ زین کی نقل

تھی وہ اور زمین ایسی دلسوزی
 مصحفِ پاک کے جلانے میں
 لشتِ اوبام او قنادہ ہے
 مقتدا بھی سب اہل سنت کے
 عذر و انکار کر نہیں سکتے
 فخرِ رازی نے آپ لکھا ہے
 ہے نہایت عقول کی تحریر
 کہ جلانے مصحفِ باقی
 گرے اڑا کر زمین پر پرزہ
 باعثِ ذلت و اہانت ہو
 وجہِ تعظیم ہو دامنِ مین
 ہو اہانتِ زمین پر گرنا
 اسکے بانی ہوئے کمالِ لیدن
 علم کی جان ہے تہاڑی کتب
 اسمین قاضی حسین کی نقل

لیکے قرآن کا جلا دینا
 واقعی نیک کام کے ہے خلاف
 اور جو شے خلاف حرمت ہے
 تم سے اب ہم سوال کرتے ہیں
 اہل سنت کے اعتقاد ہیں کیا
 تھے جو قرآن بیشتر کے لگے
 اُس زمانے میں جو ہوا متاجع
 جو کہ عثمان نے جلائے تھے
 اور اگوئیے سب منزل تھے
 ایسے ہی ذلثرف جو پائے گئے
 اور اُمینین نہیں آتین کتنی
 فرق محرق مروج اب تبارو
 ہم سے یہ امر پوچنا کیا ہوتا
 طر فریہ ماجرا ہے تم تو جلاؤ
 ہم سے پوچھو کہ ایسے پھر کیا

و فقر حق من صاحب لا دینا
 رتبہ و احترام کے ہے خلاف
 وہ اہانت ہے اور خفت ہے
 کہ وہی سب سوال کرتے ہیں
 اس جبار کے اعتقاد ہیں کیا
 عہد بوبکر کے عمر کے لگے
 ابن مسعود نے کیا متاجع
 وہ خدا کے تھے یا پرانے تھے
 بہر اعمال وہ ہی افضل تھے
 پھر وہ قرآن کیوں جلاؤ گئے
 اتنی ہیں تحین کہ اس میں ہیں حق بنی
 ایسے پھر انکے اسکے سب تبارو
 یہ تو لازم تہتین بتانا تھا
 اپنی نام آوری سے انکو جلاؤ
 تم جلاؤ کہ ایسے پھر کیا

جو کہو اختلاف ویسا کہتا
 سب سے تھے یا مشرود قاری تھے
 ویسے تو اختلاف اب بھی ہیں
 وجہ تھی کیا انہیں جلا ڈالا
 اس سے معلوم صاف ہوتا ہے
 اب بتاؤ وہ کیا ہو سے قرآن
 کوئی حافظ ہے یا نہیں انکا
 ہیں جو موجود تو کہاں ہیں وہ
 انکو موجود اگر نہ پائیں گے
 بے عمل بس یہ آیت اب ہوگی
 شہرت آئیہ ولا یا تیبہ
 اہل سنت کو کس طرح ہوگی
 یہ جو کہئے کہ سب افضل ہے
 عہد شیخین کے مقابل میں
 کون تھا ہوتے تھے عمل کس پر

دارالافتاد

دارالتبایع
 دارالتبایع
 دارالتبایع
 دارالتبایع
 دارالتبایع

لجہ قاریان میں سیما تھا
 کہ قرأت میں کتبہ آرمی تھے
 فرق وہ صاف صاف اب بھی ہیں
 اسکو چوڑا انہیں جلا ڈالا
 کہ بڑا ایر پیر پیدا ہے
 کس جگہ ہیں کہاں کئے قرآن
 کوئی نسخہ بھی نہ کہیں انکا
 ہیں کہیں اور یا بیان ہیں وہ
 آئے کس طرح صادق آئین گے
 سند انا لہ کی کب ہوگی
 صحت آئیہ ولا یا تیبہ
 اس جماعت کو کس طرح ہوگی
 وہ نہیں تھے یہی منزل ہے
 عہد عثمان کے ہی ادلائ میں
 ان سبوں نے کیے عمل کس پر

آیہ آیہ ادا کیا سب نے
 اُن معاصت کے تجھ کو کون
 دوست تھے یا عدوے باطن تھے
 تھے وہ مومن تو تھا خلاف اُن
 سامنے ہر کیلے جا کے کہیں
 یہی کامل ہے یہی افضل ہے
 اور وہ لوگ تھے جو دشمن دین
 وہ جو بے رولا ہر نمط کھڑی
 یہ تعجب ہے جب وہ ہاتھ آیا
 عند شیخین میں رہا مقتول
 روز آئین شرع بڑھتے تھے
 تھے جناب رسول کے اصحاب
 نہیں یا داب حدیث اصحاب علی
 کیسے کیا مصلحت تھی حضرت کی
 چھوڑتا ہو نہیں نرمین دو چیز میں

کیا سزا دے دین پڑا سب نے
 کیسے تھے جامع معاصت کون
 وہ منافق تھے یا کہ مومن تھے
 ایسے ظاہر ہوں امتحان اُن ہی
 نئے قہر آؤں کونہا کے کہیں
 یہ پئے اہل دین منترل ہے
 تارک شرع پاک رہن دین
 انکی تالیف سب غلط کھڑی
 اُسکو شیخین نے نہ جلو آیا
 دل اصحاب نے کیا مقبول
 وہ نماز و نین اُسکو پڑھتے تھے
 اور وہ لوگ یہی تو تھے اصحاب
 بھولے تم سب حدیث اصحابی
 یہ وصیت جو بے اُمت کی
 بہ طاعت یہ ہیں انکو چیز میں

اہل بیٹ ایک لک کتاب بزرگ
 کبھی بیوہم و شک ہونگی جدا
 محکو یا مین نہ حوص کو شر پر
 ہے مراد اس سے کون سا قرآن
 عہد عثمان میں یہ ہوا رائج
 وہ مصاحف کہ جو جلائے گئے
 دو دن کا اتصال باطل ہے
 رک گیا شاید اس حدیث میں یہ
 فرق ہو گا نہ آل و قرآن میں
 ہے یہ فقرہ شریف لا توجیہ
 وار دنیا سے سوئے کو موچلا
 مالکی ہیں جو ابن عبد البر
 نکتہ دان کتاب استیعاب
 لکھتے ہیں جب سب سے بچت کو
 تو علی گھر میں جا کے بیٹھ رہے

پیروی انکی ہے ثواب بزرگ
 دو دن اس وقت تک ہونگے جدا
 جب تک آئین نہ حوص کو شر پر
 یہ مردج ہے یا وہ تھا قرآن
 اس دمانے میں تو نہ بخارا سچ
 جو وہ تنزیل حق نہ پائے گے
 فرق قرآن و آل حاصل ہو
 کم ہوا شاید اس حدیث میں یہ
 تا بہ کو شر دمان عثمان میں
 مگر اسکی کرو گے کیسا توجیہ
 آل و قرآن کو تم میں چھوڑ چلا
 صاف گو حق گو ابن عبد البر
 مجر انتخاب استیعاب
 کہ ابو بکر کی اطاعت کی
 ترک بیعت کی آ کے بیٹھ رہے

فرد شہر علیہ السلام آیا
 تم نے کون سے ترک میری بہن کی
 جسے حضرت گراہیت بہن کی
 باعث یہ نیک ولین آئی ہے
 یہ قسم ہے بے بنہ اسنے
 طاعت رب بے بنہ کی وقت
 یکم مشکبہ کر لین ہم قرآن
 سنہی اور یہ حکایت ہے
 مرتضیٰ کے ہم کیا قرآن
 حق سے بیسائی بنے پایا تا
 پر ہم وہ بنے لظیر ہاتھ آتا
 اور ہم نے یہ صورت اسکو زب
 کیا کہیں بیٹے خود لودہی ہے
 قرآن محمد اس کتاب میں ہے
 و بیٹے ہم اب کمان ہے بنا

ان کو بوبکر کا پیغام آیا
 کیا امارت سجد کے نفرت کی
 بہر بیت گراہیت بہن کی
 بلکہ ہم نے قسم ہی کھائی ہے
 اوڑھنے کے بہن رودا اپنی
 اگر اوڑھینگے تو نماز کی وقت
 جمع جب تک نہ کر لین ہم قرآن
 ابن سیرین سے یہ روایت ہے
 کہ منزل قسم کیا قرآن
 جمع ویسا ہی آیا آیات
 اس سے علم کیسے ہاتھ آتا
 دوسری ہے روایت اس کے خوب
 جہد رواق کی سند سے ہے
 یہ بھی مذکور اسی کتاب میں ہے
 کہ وہ قرآن جب کمان ہے بنا

کیا ہو اور مکان ہو اغانب
حافظ ہیں انتخاب کا کوئی ہے
یا نہیں ہے جو ہے تو کس جا ہے
ہم لئے عقیدہ تھا وہ سوال
کرتے ہیں ہم طلب جواب اس کے
یہ جو قرآن ہے مروج اب
وہ مصاحف کہ جو بلائے گئے
سب ہمارے قرین و افضل ہیں
ان کی توہین اور استحقاق
جائے اخفائیں یہ اظہر ہے
کہ بلا ناعذاب برزخ ہے
سوا حروف کے اختلاف جو تھے
انگوشتیں اختلاف پایا تھا
یہ بھی شکوۃ میں لکھا پایا
کاپ میں نے ہنسا ہے ستا

کب سے تیر بیان ہوا غائب
عالم اس جواب کا کوئی ہے
اور شہر دہلیں ہے کہ ایجا ہے
تم سے ہی ہیں وہی ہمار سوال
تم کو لازم ہیں اب جواب اس کے
اس زمانے میں بس یہ ساری اب
پیرہان کے نشان پائے گئے
سب عظم ہیں سب منزل ہیں
سعیت کا ہے طور استحقاق
ان روایات کے با بر ہے
سبب احتراق وہ نزع ہے
ساتھ حروف کے فرق حد تھا
صحیف پاکہ ان میں پر کیا تھا
خود بخود عمر کے فرمایا
کہ اس اہل کلام سے یہ سنا

اس نے سورہین اختلاف پڑھا
 غضب و غصہ کر کے بھڑبھول
 لیکن اس وقت کچھ نہ کام کیا
 نہ راضی نہ سنبھالی ردا
 کھینچتا لیگا بنی کے حضور
 بعد سے نے آپ سے سنا جیسا
 بولے حضرت کہ چھوڑ دے اسکو
 بعد اس سے بنی نے فرمایا
 اس نے سورہ کو پھر پڑھا ویسا
 سن کے حضرت نے بس یہ فرمایا
 میری جانب کو بھی ہوا ارشاد
 میں سے بھی جب پڑھا تو فرمایا
 جگو حیرت ہوئی تو نہ مایا
 حیرت و ہم دشک سے باہر ہو
 چلتی ہے کہ ہر بیان ہے

میرے پڑنے کے برخلاف پڑھا
 کیا جب تھا کہ اس سے بھڑبھول
 کہ قرأت کو جب تمام کیا
 پھر تو اس کے گلے میں ڈال دیا
 یہی جاگے بنی کے حضور
 انہیں اس نے ادا کیا ویسا
 پاد رکھ کر سلم و جور سے اسکو
 پڑھ تو کس طرح تھوکتا آیا
 میں نے پڑھتے ہوئے سنا جیسا
 یہ تو سورہ اسی طرح آیا
 تو بھی پڑھ مجھ سے یہ کیا ارشاد
 یہ بھی قرآن میں یوں کیا
 یہ صحت ساتھ حرفوں پر آیا
 پڑھو جن طور سے بیٹھی ہے
 نہ ہر نفس و زبان ہے یہی

انہی میں سے جو کچھ کہنا چاہتا ہوں

حرف وہ رسمہ بیان میں نہیں
حرف ساتون نہیں کہیں باقی
پس کعب کی قرأت ہے
دونوں نے خوب ادا کیا آہ
اس پر اطلاق ہے نما شمس علیہ
جو تمہاری کیس ہے تفسیر
دیکھو مذکور اسمین جو جو ہیں
نہیں ممکن ہے ایسی شہرت بیعہ
تم اگر یہ کہو کہ شاذ یہ ہے
شاذ ہے یکلم الی ابل
قابل اعتبار یہ کب ہے
ہم کہیں گے یہ شاذ یہی ہے
کتنے قرآن اب جلا ڈالے
ایک کی جب قرأت پائی گئی
وہ محض سب کے سب جوہر کہتے

ظاہر ہے

لہجہ شیعہ قاریان میں نہیں
یہ تو باقی ہیں وہ نہیں باقی
ابن عباس کی بھی شرکت ہو
یوں پڑا ہے متاع کا آہ
بلکہ مصداق ہے فنا شمس علیہ
سب میں وہ بے نظیر ہے تفسیر
مقرر ابن اشیر بھی تو ہیں
سبعہ احرف ہیں بے قرأت سبعہ
حرف زن اسمین ہو کہ شاذ یہ ہے
ہے قرأت میں کم الی ابل علیہ
نہ غرض اس سے ہے مطلب
شاذ تم نے اسے بنایا ہے
ایک باقی ہے سب جلا ڈالے
شاذ تو سب اسے بتائیں گے
پھر وہ تم شاذ اسکو کہہ سکتے

اس قرأت کی اس صحت ہے
 اہل بیت رسول ویک وہابی
 ہے حدیث مسطر ثقلین
 بے خلاف اب مطابق اسکو ہے
 ہیں یہ صحف کے افعال اسے
 طول دینے میں قائمہ کیا ہے
 یہ جو قرآن ہے مروج خلق
 ہے بلاشبہ واجب التعظیم
 اسکے کم ہونے کا کیا جو سوال
 سو فریقین سے روایت ہے
 لیکن اس طرح کا خلل وہ نہیں
 کرتے تھے آلِ مصطفیٰ بھی عمل
 رائج الوقت ہے عمل جس پر
 علی بعض جو ہمارے ہیں
 اٹھو المرحہ کہ ہوا انکار

جو کہ تفسیر پر صد اقت ہے
 یعنی آلِ شہ بین سے وہ ہر
 جو ہے اخبار مجز ثقلین
 یہ سراپا موافق اسکے ہے
 کہ جدا ہے بس محال اسے
 تمکو کافی یہی خلاصا ہے
 کہ بہر صورت اب ہے رائج خلق
 یہ منزل ہے ناصب التعظیم
 حم ہے اس باب میں دیا جو سوال
 اسکے نقصان کی بھی صحت ہے
 سبب مانع عمل وہ نہیں
 اسپہ تھا اہل بیت کا بھی عمل
 سہو حکم عمل بھی ہے اسپر
 مقتد بعض جو ہمارے ہیں
 اسکے نقصان کا کیا انکار

گو کچھ انکار آنے حاصل ہے
 پر دیا وہ کوئی نہیں آیت
 یہ جو تم پوچھتے ہو اب ہم سے
 کہ اس کو علی نے جمع کیا
 کیا سمجھ کر بس اب کیا یہ سوال
 مصحف شاہِ بحر و بر ہوتا
 جو عثمان نے شقت کی
 مصحف اس با امید کا بھی لیا
 ایک قرآن سب کو دکھلایا
 کبھی رونق نہ پاتی یہ محنت
 اور وجہ ثبوت کیا رکھتے
 وہ جو قرآن اک ہوا تھا جمع
 آیہ ۳۱۷ مطابقت تنزیل
 عمر بھر شاہدین کے پاس رہا
 ہونگی اولاد میں رہا موجود

لیکن اسپر یقین مشکل ہے
 پڑھنے پانے نہیں کہیں آیت
 کہ جواب اسکے ہیں طلب ہم سے
 خاصہ انبردی نے جمع کیا
 تم سبہو لے بعد تباہ سوال
 وہی قرآن یہ اگر ہو تا
 جمع کر دانے میں ریاضت کی
 جمع کر داکے دید کا بھی لیا
 وہ جو باقی تھے انکو جلوایا
 رائیگان ہونہ جاتی یہ محنت
 اسکو کس طرح تم روا رکھتے
 مرتضیٰ نے جسے کیسے متا جمع
 تھا سراپا موافق تنزیل
 وہ تو قرآن انہیں کے پاس رہا
 پاس اماموں کے سبہ تھا ہوا

اور اب صاحب لڑنا بھی چاہے پاس سومنون کو سرور ہوئیں گے وہ بھی قرآن ہو یگانا ظاہر اعتقاد اپنے سب بیان کریں ان سولہ کے جواب لکھیں	پس ختم مرسلان کے ہے پاس اگلے جہم ظہور ہوئیں گے اگر اسی آن ہو یگانا ظاہر اہل سنت بھی اب بیان کریں چاہے ہے انھیں شاب لکھیں
--	--

سوال ثانی در باب علت تعدد از جانب علماء اہل سنت و جماعت

مجتہد عصر کے زمانے کے ہے مجھے امتحان باب متاع محقق ہوں اسکی ملت کا کن اماموں نے یہ ہوا جاری کتب معتبر سے ہی نہ ملے سنیوں کے فرین ہے ناجائز بلکہ آیات سے ملے استاد آپ ہیں مجتہد زمانے کے اسمین جو شک ہیں رنج ہو جائیں	کیا فرماتے مسئلہ لی کے مذہب ہیں بیان باب متاع متلاشی ہوں اسکی صحت کا کس بنی نے اسے کیا جاری ایسی کوئی سند قوی دہلی شیعوں نے اسے کیا جائز چاہتے ہیں حدیث سے استاد آورد و منہ ہیں تباہی کے دل کے سب وہم دفع ہو جائیں
--	--

جواب مع اسناد و اشاعت حلت متاع از طرف مجتہد عصر د امام ارشاد کم

<p>دیکھے بجائے کتب ہیں مبوطہ کہ دلیلین نہیں ہیں کم اسکی اسکی حلت کی معتبر ہے سند خود یہ فرما دیا ہے ثانی نے سید پاک گے زمانے میں حکم حق سے تھے جو متاع حلال اب انہیں میں حرام کرتا ہوتا اُس نے مانے میں برہا ہوں حلال تم کو ہم دین بھلا سند کیا اور جو کچھ ارشاد تھا کرامت کا کہ وہاں منطق بھی شاہد ہے کیونکہ وہ عالمین پر مشہور ہو تو کیا تمہیں بھی صحت ہے</p>	<p>جو رسالے کتب ہیں مبوطہ سندین انہیں ہیں رقم اسکی یہی بالفعل مختصر ہے سند تام اپنا کیا ہے ثانی نے شہ لو لاک کے زمانے میں تھے بلا فصل و متاع حلال کچھ سمجھ کر یہ کام کرتا ہوں جب متاع حج و نسا ہوں حلال ہو گی اس سے سوا سند کیا اور تہانہ بیوجہ قول حضرت کا اس میں تم سبکی بحث زائد ہے سترڈی ہے صحیح جو مشہور اُس سے حاصل بھی روایت ہے</p>
---	--

یعنی ان شخص اہل شام میں تھا
 جو نہ تھے صحت مال متاع
 بولے ابن عمر حلال ہے وہ
 وہ پکارا یہ کیا کلام کیا
 بولے وہ یہ تو تو بتا مجھ کو
 رو کر دینین حبیب داور کی
 بر خلاف اُنکے کیا میں تابع ہوں
 شک نہیں اس دلیل قائم نہیں
 کہتے ہیں جابر ابن عبد اللہ
 عہد شاہنشہ رسالت تک
 یا عوض ایک مٹت خزی کے
 اس میں رخصت نہ مدتوں آیا
 تھے جو عمرو بن حریف اصحاب
 اُن سے اس باب میں روایت ہے
 سب پئے ارتفاع کرتے تھے

کہ وہ مشہور خاص و عام میں تھا
 پوچھا ابن عمر سے حال متاع
 سنتِ شاہ با کمال ہر وہ
 آپ کے باپ نے حرام کیا
 اور کے فلاں سے ہر کیا عجب کہ
 ترک سنت کر دین پیسہ کی
 باپ کے قول کا میں تابع ہوں
 یہ لکھا ہے صحیح مسلم میں
 کرتے ہیں طاہر ابن عبد اللہ
 کئے ہم نے متاع مدت تک
 یا عوض ایک مٹت آٹے کے
 ترک سب سے عمر نے کر دیا
 دو نو تھے ماہر حدیث اصحاب
 کیا قوی شر دلیل رملت ہے
 کہ صحابہ متاع کرتے تھے

دورہ سید رسالت تک اسکی جلت رہی اوائل تک منع کرنیکے قبل جاری تھا جو ہمارا جواب شافی ہے چھتر گنگو بڑھاتا ہے	عہد بوبکر و عہد حضرت تک عہد ثانی کے بھی اوائل تک عام حکم رسول باری تھا اہل انصاف کو وہ کافی ہے بحث کا کچھ نہیں ٹھکانا ہے
---	--

خاتمہ باخیر

بعد لکھنے جواب استفتا بعض مضمون کا سوا لکھنا یہ مناسب نہیں ہوا معلوم خلفا کی جو ہے عیان تاریخ اولیات اُسین ہی جو فضل غر نتھے اور ونسے کم جلال الدین ہے یہ مضمون باخیر پچلا جس نے ماہ صیام کے ماہین اک نیا واقعہ وقوع کیا	شرح علم کتاب استفتا کہ بخیر اب یہ خاتمہ لکھنا بلکہ واجب نہیں ہوا معلوم مقبر وہ نہیں کہاں تاریخ اُس نے ثابت ہی ہیں اصل عمر کر گئے ہیں رستم جلال الدین سب میں وہ شخص ہی عمر پچلا مجمع خاض و عام کے ماہین کہ تراویح کو شروع کیا
--	--

اُس سے پہلے نہ محتاتع حرام
 عہد بوبکر تک گمان نہ تھا
 بلکہ سب میں متاع تھا جاری
 تا بعدِ شہ انام اگر
 پہلے بانی نہ پھر ٹھہرتے عمر
 یہ سخن پروری میں نامی ہیں
 اکثر اصحاب مثل جابر کے
 قدم اس راستے میں دھرتے تھے
 اور اگر یہ کہو کہ تھے معذور
 خبر نسخ سے تھے ناواقف
 ہم کہیں گے خبر یہیں ہی نہیں
 بعض عالم بھی اہل سنت کے
 بہرِ اِلا علی جو کہتے ہیں
 اسکو پایا متاع کا نسخ
 اولاً کہو یہ ہی حجت ہے

اُس نے آخر کیا متاع حرام
 کہ تراویح کا نشان نہ تھا
 آخر عہد تک رہا جاری
 اسکو کرتے نہ خاص عام اگر
 کہ سمجھ کر ام کرتے عمر
 اسکی علت کے خود حرامی ہیں
 سب تھے پیر و ثواب غاہر کے
 سب کے سب وہ متاع کرتے تھے
 اس حجت سے وہ سب ہر معذور
 اُنھیں سے کوئی ہی نہ تھا قوت
 نسخ اسکا ثبوت کوئی نہیں
 بعض کامل بھی اس جماعت کو
 مطلب اس آیہ کا جو کہتے ہیں
 ہے یہ آیا متاع کا نسخ
 متاع بہا جو عورت ہے

نسخ کا نسخ
 نسخ کا نسخ
 نسخ کا نسخ

کہ بالہما صاحب کشف
 ہے بلا شک مقابل ہوا ج
 تو یہ آہ ہو یگانا نسخ
 ثانیاً یہ ہے جو یہ آیت ہے
 ہے یہ محکم دلیل صحت کی
 یہ ہو ا کس دلیل سے نسخ
 یہ جو آیا لکھا فاما استمع
 یہ بیان متاع میں جو نہیں
 جو کہ منوح ہو گیا آہ
 یہ جو پوچھا یہ کس سول سے ہو
 لو سنو ہم سے تم جواب یہ ہے
 کہ حلال اسکو مصطفیٰ نے کیا
 تھی اجازت شیعہ مشرکی
 ہے تہاری صحاح رستہ میں
 اسکی صحت صحاح سے ہر ثبوت

کہ باخار صاحب کشف
 ہے وہ ممتوعہ داخل ازواج
 دہ بنے گامتاع کا نسخ
 نسخ کی اسکی تمکو صحت ہے
 کوئی آیت ہے اسکی صحت کی
 بہر منوح چاہیے نسخ
 ہے خدا کی عطا فاما استمع
 آئے گا بھی یقین تمکو نہیں
 تم بتاؤ وہ کیا ہوا آہ
 کس امام ذوی العقول سے ہے
 رو سائل کو انتخاب یہ ہے
 حکم سلطان انبیاء نے کیا
 اور احادیث ادن پیغمبر کی
 سب نے دیکھی صحاح شہ میں
 اسکی صحت صحاح سے ہر ثبوت

کہ پیغمبر تو بین ہمارے ایک
 تم نے ہم سے جو یہ سوال کیا
 تم نے اظہار یہ کیا بیجا
 کس طرح مسئلہ یہ باہتہ آیا
 ترک حکم نہ انام کیا
 کیئے وہ کون سے پیغمبر تھے
 یہ خلیفہ کے احترام نہیں
 کہ وہ حکم نبی کو نسخ کرین
 ہاں اگر انکو وحی آئی تھی
 اس سبب سی نبی کی پیغمبر تھے
 اسکو منسوخ اگر نبی کرتے
 قائد کیا ہے بحث زائد سے
 یوسف واسطی وقامنی خان
 شارح مختصر دستاویز بھی
 کہ قواد ہدایہ کے مالک

وہ نبی ہیں خدا کے پیارے ایک
 کس نبی نے اسے حلال کیا
 کوئی تم میں سے پوچھو اب دیا
 تم کہو کس خدا نے فرمایا
 جن سے اس نے اسے حرام کیا
 تاریخ شرع پاک سرور تھے
 یہ کبھی رہبہ امام نہیں
 ان کی شرع قوی کو نسخ کرین
 یا موافق کتاب پائی تھی
 وہ خلیفہ نہ تھے پیغمبر تھے
 کہی جائز نہ مالکی کرتے
 ہے سند شارح مقاصد سے
 وجہ رکھتے ہیں اس سند کی خان
 واضح مختصر دستاویز بھی
 دونوں اس مرعلی کو ہیں مالک

جو خزانہ روایتوں کا ہے
 صاحبانِ صدائق و بقیان
 صاحبِ جامع رموز جو تھے
 اپنی تصنیف میں ہیں سب مصرع
 خود ہی نثر و یک امام مالک کے
 ہوئی صحت متاع کی ثابت
 اور اعضاء کے قول یہ جو ہیں
 کیا لکھا صاحب ہدایہ نے
 نقل مذہب امام مالک میں
 نہیں معلوم ہے یہ کنکی خطا
 ظاہر انکی تو خطا نہیں کچھ
 ہے جو اشہر بدادنی تاریخ
 عبید قادر نے یہ پتہ لکھا
 قاضی سالکی نے شہرت دی
 سنکے اُن سے کئے متاع بہت

اُسکے موجود نے بھی یہ لکھا ہے
 ناصبان حدائق و بقیان
 ناصب جامع رموز جو تھے
 اپنی تالیف میں ہیں سب مصرع
 آگے اُس سالک مالک کے
 ہوئی حلت متاع کی ثابت
 یعنی اس باب میں شک نہ کوں
 کی خطا صاحب ہدایہ نے
 ملت انتظام مالک میں
 ہے یہ انکی خطا کہ انکی خطا
 غیر شرع نبی لکھا نہیں کچھ
 اسکی شاید ہے بس وہی تاریخ
 حال قاضی حسین کا لکھا
 یعنی اکبر کو ہی اجازت دی
 بادشاہ نے کئے متاع بہت

دیکھ لو سب کچھ اسمین لکھا ہے

منصفو منصفی کی یہ جاس ہے

قطعه تاریخ

جبکہ اس نظم سے ہوئی فرصت
سال اتمام کو شروع کیا
غلطی سے برسی صدی تین بہن
مادہ بھی نفیس ہاتھ آیا
حق تعالیٰ نے مجھ کو دی فرصت
اپنے دل کو ادھر جمع کیا
مثنوی میں نیز ملی صدی تین بہن
خوب مصرع سلیس ہاتھ آیا

دین کے عالموں کی عظمت پائے

مثنوی مقید ہدایت پائے

قطعه تاریخ ریختہ خامہ ہدایت شامہ جناب فضیلت
تاب پیش نماز مولانا سید حسین صاحب اُستاد شاہراہ
والا تبار میرزا سلیمان قادر رہسادر

نظم مرزا علی بہار بھی ہے

مصرعہ سال ختم ہے تحریر

حق ہے کیا مثنوی چھت کہی

جو خزانہ روایتوں کا ہے
 صاحبانِ صداقت و تبیان
 صاحبِ جامعِ رموز جو تھے
 اپنی تصنیف میں ہیں سب مصرع
 خود ہی نثر و یک امام مالک کے
 ہوئی صحت متاع کی ثابت
 اور اعضوں کے قول یہ جو ہیں
 کیا لکھا صاحبِ ہدایہ نے
 نقلِ مذہبِ امام مالک میں
 نہیں معلوم ہے یہ کنکی خطا
 ظاہر انکی تو خطا نہیں کچھ
 ہے جو اشہرِ بدادنی تاریخ
 عبید قادر نے یہ پتہ لکھا
 قاضی سالکی نے شہرت دی
 سنکے اُنسے کئے متاعِ بہت

اُسکے موجد نے بھی یہ لکھا ہے
 تاصبانِ حدائق و تبیان
 تاصبِ جامعِ رموز جو تھے
 اپنی تالیف میں ہیں سب مصرع
 آگے اُس سالکِ مسالک کے
 ہوئی حلت متاع کی ثابت
 یعنی اس باب میں شک انکو ہیں
 کی خطا صاحبِ ہدایہ نے
 ملتِ انتظامِ مالک میں
 ہے یہ انکی خطا کہ انکی خطا
 غیر شرع نبی لکھا نہیں کچھ
 اسکی شاہد ہے بس وہی تاریخ
 حالِ قاضی حسین کا لکھا
 یعنی اکبر کو ہی اجازت دی
 بادشاہ نے کئے متاعِ بہت

دیکھ لو سب کچھ اس میں لکھا ہے	منصفو منصفی کی یہ جا ہے
قطعہ تاریخ	
جبکہ اس نظم سے ہوئی فرصت سال اتمام کو شروع کیا غلطی سے بری حدیثیں ہیں بادہ بھی نقیض ہاتھ آیا	حق تعالیٰ نے مجھ کو دی فرصت اپنے دل کو ادھر جمع کیا مثنوی میں ارری حدیثیں ہیں خوب مصرع سلیس ہاتھ آیا
دین کے عالموں کی عظمت پائے مثنوی مقید ہدایت پائے	
قطعہ تاریخ ریختہ خامہ ہدایت شامہ جناب فضیلت آب پیش نماز مولانا سید حسین صاحب اُستاد شاہراہ والا تبار میرزا سلیمان قریب آباد	
تکم مرزا علی بہار ہے	خوب رو و قدح دیت کیے
مصرعہ سال ختم ہے تحریر حق ہے کیا مثنوی چیت کہی	
۱۲۷۳	